خودکشی کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar9193 تاریخ:31-10-2019

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں ہے کہ آج کل لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل برداشتہ ہو کر خودکشی کاارتکاب کررہے ہیں۔ مثلاًباپ بیٹے سے تنگ ہوکر،بہن بھائی سے دل برداشتہ ہوکر،بیوی شوہر سے پریشان ہوکریاغریب لوگ غربت سے تنگ آکرکر،بہت سے طلباء وطالبات امتحانات میں ناکامی پر،نوکری نہ ملنے پرخودکشی کررہے ہیں۔شرعی رہنمائی درکارہے کہ خودکشی کرناکیساہے؟ **سائل:حافظ شکیل احمد مجددی(لاہور)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خودکشی کرنا،گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والاکام ہے۔

اللہ پاک قرآن عظیم میں فرماتا ہے:﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾ترجمہ کنزالایمان:اور اپنی جانیں قتل نہ کروبے شک اللہ عزوجل تم پر مہربان ہے اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا،توعنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ عزوجل کو آسان ہے۔

(پارہ5،سورۃ النساء،آیت30،29)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:"﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ﴾:اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔یعنی ایسے کام کرکے جو دنیاو آخرت میں ہلاکت کاباعث ہوں اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔

خود کو ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں ہیں:۔۔۔خود کو ہلاک کرنے کی تیسری صورت خودکشی کرناہے۔خودکشی بھی حرام ہے۔۔حدیث شریف میں ہے:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جس نے اپناگلاگھونٹاتووہ جہنم کی آگ میں اپناگلاگھونٹتارہے گااور جس نے خود کو نیزہ ماراوہ جہنم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتارہے گا۔" **(تفسیر صراط الجنان،جلد2،پارہ5،سورۃ النساء،آیت29،مکتبۃ المدینہ کراچی)**

صحیح بخاری میں ہے:"عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه، فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن تحسى سما فقتل نفسه، فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة، فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار

جھنم خالدا مخلدا فیھا أبدا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پہاڑ سے گِر کر خود کشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص زَہر کھا کر خود کُشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زَہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خود کُشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء بہ، جلد 7، صفحہ 139، دار طوق النجاۃ)

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: "خود کشی گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا (جب اس میں سخت تکلیف ہونے لگی) تو اس نے اپنے ترکش (یعنی تیر دان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلاک ہو گیا، تمہارے رب عزوجل نے فرمایا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔" (خود کشی کا علاج، صفحہ 6، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مزید اسی میں ہے: "خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضئ ربُ العزت عزوجل کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! خود کُشی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شَخص جس چیز کے ساتھ خود کُشی کریگا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔" (خود کشی کا علاج، صفحہ 13، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

02 ربیع الاول 1441ھ / 31 اکتوبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے